بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹۶

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۸ شعبان ۱۳۹۹ھ ۴ وفا ۱۳۵۸ہش ۴ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام اسلام آباد سے ۴ بجے ۱۲ بجے کی اطلاع مظہر ہے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میری ہمشیرہ محترمہ زینب بیگم والدہ ملک حمید اللہ خان چار دن سے لُو لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب گو قدرے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک عبد الرحیم۔ ربوہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے "الوصیۃ" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں۔ کتاب مرکز سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ جولائی سے شروع ہو رہی ہے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ پاکستان مطلع رہیں کہ فضل عمر درس القرآن انشاء اللہ ۱۰ جولائی سے شروع ہو کر ۲۵ جولائی تک جاری رہے گی۔ شامل ہونیوالے طلبہ و طالبات تصدیقی چٹھی کے ہمراہ ۹ جولائی کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

کلاس میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار مڈل پاس ہونا ہے۔ اس سے کم تعلیمی معیار کے طلبہ و طالبات کو نہ بھجوایا جائے۔

طالبات کے ہمراہ نگران کا ہونا ضروری ہے۔

فضل الٰہی انوری
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

رحمانی خواب اپنی عظمت اور نورانیت سے خود معلوم ہو جاتی ہے

سچی خوابیں اپنے اندر ایک اثر ڈالنے والی قوت رکھتی ہیں اور دل ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُہُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ (یوسف آیت ۵)

ترجمہ:۔ (تو اس وقت کو یاد کر) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا (تھا) کہ اے میرے باپ (یقین مانیئے) میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو بھی (رؤیا میں) دیکھا ہے (اور مزید تعجب اس پر ہے کہ) میں نے ان کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) نیک بخت آدمی کے اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تین قسمیں خوابوں کی ہوتی ہیں۔ ایک نفسانی، ایک شیطانی اور ایک رحمانی۔ نفسانی جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ شیطانی وہ جس میں ڈرانا یا وحشت ہو۔ رحمانی خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہوتی ہیں اور ان کا ثبوت صرف تجربہ ہے۔ اور یہ خدا کی باتیں ہیں جو اس دنیا سے بہت دور تر ہیں۔ اگر ہم اُن کے متعلق عقلی دلائل پر توجہ کریں تو نہ دوسرا اس سے سمجھ سکتا ہے نہ ہم سمجھا سکتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے نشان ہیں جو غیب سے دل پر ڈالتا ہے اور جب دیکھ لیتے ہیں کہ ایک بات بتلائی گئی اور وہ پوری ہوتی تو پھر اس پر خود ہی اعتبار ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

"اب اگر یہ سوال ہو کہ جبکہ شیطان کے دخل سے بکلّی امن نہیں تو ہم کیونکر اپنی خوابوں پر بھروسہ کریں کہ وہ رحمانی ہیں۔

.... تو اس وہم کا جواب یہ ہے کہ رحمانی خواب اپنی شوکت اور برکت اور عظمت اور نورانیت سے خود معلوم ہو جاتی ہے۔ جو چیز پاک چشمہ سے نکلی ہے وہ پاکیزگی اور خوشبو اپنے اندر رکھتی ہے اور جو چیز ناپاک اور گندے پانی سے نکلی ہے اس کا گند اور اس کی بدبو فی الفور آ جاتی ہے۔ سچی خوابیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ ایک پاک پیغام کی طرح ہوتی ہیں، جن کے ساتھ پریشان خیالات کا کوئی مجموعہ نہیں ہوتا اور اپنے اندر ایک اثر ڈالنے والی قوت رکھتی ہیں اور دل ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور رُوح گواہی دیتی ہے کہ یہ منجانب اللہ ہے کیونکہ اس کی عظمت اور شوکت ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۴)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ شعبان ۱۳۹۹ھ
۴ احسان ۱۳۵۸ ہش
۴ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت اور گمراہی کا ایک مابہ الامتیاز

ماموریِن الٰہی جن لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں وہ یکسر گمراہی میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں اور اُلٹا ماموریِن الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کے متعلق بڑی تحدی سے یہ کہتے ہیں کہ وہ ہدایت سے دُور ہونے کے باعث گمراہ ہو گئے ہیں۔ مخالفینِ حق کی اِس روش کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مختلف پیرائے میں بار بار ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِس امر کے اظہار کے لئے کہ دونوں میں سے کون ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور کون گمراہ ایک خاص معیار کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ معیار یہ ہے کہ دونوں کی اخلاقی حالت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ماموریِن الٰہی اور ان پر ایمان لانیوالے اخلاقی اعتبار سے بہت بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالف اور حق کے دشمن اخلاقی لحاظ سے بہت پستی میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ دُنیا کی کوئی بُرائی ایسی نہیں ہوتی جو ان میں پائی نہ جاتی ہو۔ سب سے پہلی بُرائی جو ان کی اخلاقی پستی کی اصل ذمہ دار ہوتی ہے ان کا اپنے جتھے اور قوت و اقتدار پر بے جا فخر اور گھمنڈ کی عادت ہوتی ہے۔ قوت و اقتدار اور اپنی کثرتِ تعداد کے اس گھمنڈ میں وہ عدل کی صفت سے یکسر عاری ہو کر جس کی لاٹھی اُسی کی بھینس کو ہی انصاف کا اصل الاصول سمجھنے لگتے ہیں اور اس طرح قعرِ مذلت کی گہرائیوں میں اُترے ہوئے ہوتے ہیں۔ ماموریِن الٰہی اور ان کے متبعین پر جھوٹے اتہامات لگانے اور پھر سراسر جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ان اتہامات کو عوام میں پھیلانے اور پھر چغلیاں لگا لگا کر حکام کو ان کے خلاف بھڑکانے میں انہیں کوئی عار نہیں ہوتی۔ اپنی اِس روش میں وہ حد سے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ وہ خود تو گناہوں اور بداعمالیوں میں ملوث ہوتے ہی ہیں اس پر طرّہ یہ کہ وہ دوسروں کو بھی انصاف کرنے اور نیکیاں بجالانے سے روکتے ہیں۔ جھگڑا کرنے اور فساد مچانے کے سوا ان کا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ ان کی یہ حالت ان کی گمراہی کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہی ہوتی ہے۔ اِس امر کے باوجود وہ اپنے آپ کو تو ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں اور اِس کے بالمقابل ماموریِن الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کو جو بفضل اللہ تعالیٰ نیکی و شرافت اور اخلاق کے بہت بلند مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں گمراہ گردانتے ہیں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت قریشِ مکّہ کو حق و راستی کی طرف بلایا تو انہوں نے قوت و اقتدار اور مال اور جتھہ کے گھمنڈ میں اپنی تمام تر بُرائیوں اور بداخلاقیوں کے باوجود اپنے آپ کو تو ہدایت یافتہ قرار دیا اور ظاہر یہ کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے ہدایت سے دُور ہو کر گمراہ ہو گئے ہیں۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے قریشِ مکّہ کی کھلی کھلی گمراہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ (القلم آیت ۸)

ترجمہ:۔ تیرا رب اُس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا ہے (یعنی کفارِ مکّہ) اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر چلنے والے ہیں (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے متبعین)۔

اللہ تعالیٰ نے اِس امر کے ثبوت کے طور پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے ہی ہدایت کے راستہ پر چلنے والے ہیں مزید فرمایا:۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ○ (القلم آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور بلاشبہ تو (اعلیٰ قدرِ مراتب تجھ پر ایمان لانے والے) اخلاق کے بلند ترین مقام پر ہے۔

اب چونکہ کفارِ مکّہ اخلاقی اعتبار سے انتہائی پستی میں گرے ہوئے تھے اور پھر بھی اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے تھے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکّہ کی بداخلاقیاں گنوا گنوا کر مسلمانوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ کسی معاملہ میں بھی ایسے بداخلاق لوگوں کی پیروی نہ کریں اور اللہ نے ہدایت کے جس راستہ کی طرف ان کی راہنمائی فرمائی ہے اُسی پر سختی سے گامزن رہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ○ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ○ (القلم آیات ۱۱ تا ۱۵)

ترجمہ:۔ تو ہر اُس شخص کی بات کبھی نہ مان جو (اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے) قسمیں کھاتا ہے (لیکن خدا کی مدد سے بے نصیب ہونے کے باعث) وہ ذلیل (کا ذلیل ہی رہتا) ہے اور جس کو (خدا کے پیارے بندوں پر) طعنے کرنے کی عادت ہے اور (جو) چغلیاں کرنے کی عادت (میں گرفتار) ہے اور اسی طرح وہ لوگوں کو نیکیوں سے روکتا ہے اور حد سے گذر جاتا ہے اور گناہ گار ہے۔ وہ بدلگام بھی ہے اور خدا کا بندہ ہو کر شیطان سے تعلق رکھنے والا بھی ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ بہت مالدار ہے اور اس کی اولاد اور ساتھی بھی بہت ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکّہ کے اِس دعوے کو کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں غلط ثابت کرنے کے لئے ان میں پائی جانے والی بداخلاقیاں گنوائی ہیں اور اِس طرح واضح فرمایا ہے کہ اہلِ حق اور مخالفینِ حق دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اِس امر کے مدعی ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں لیکن دونوں کی اخلاقی حالت سے خود عیاں ہو رہا ہوتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون ہدایت سے یکسر دُور ہے۔ جہاں مامور من اللہ اور اس کے متبعین اخلاقی اعتبار سے بہت بلندی پر ہوتے ہیں وہاں مخالفینِ حق اخلاقی لحاظ سے انتہائی پستی میں اُترے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی یہ پستی ہی اہلِ حق کے مقابلہ میں ان کی ناکامی کا باعث ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ برخلاف اس کے اہلِ حق کا دل موہ لینے والا اخلاقی نمونہ حق کا آئینہ دار ہونے کے باعث لوگوں کو حق کی طرف کھینچنے اور اِس طرح حق کے غالب آنے کا موجب بنتا ہے۔ پس ایک طرف اخلاقِ فاضلہ کا نہایت اعلیٰ نمونہ اور دوسری طرف اخلاقِ فاضلہ کا فقدان بلکہ اخلاقِ سیئہ کا بدترین نمونہ ہدایت اور گمراہی کے مابین ایک مابہ الامتیاز کا کام دیتا ہے اور ہدایت اور گمراہی کے فرق کو از خود ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اِسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے خود فرمایا ہے کہ ان کے ایمان لانے اور تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں وہ ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دے گا اور اِس طرح ان کے اور غیر مومنوں کے مابین فرق از خود واضح ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ (الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دُور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مربیان و معلمین کے لئے ضروری اعلان

تمام مربیانِ کرام و معلمین حضرات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۹ء کو ربوہ میں منعقد ہونے والی فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں دورہ کر کے طلباء و طالبات کو توجہ دلائیں کہ وہ کثرت سے اس میں شامل ہو کر استفادہ کریں اور اپنی کارگزاری سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور اس کی اہمیت و ضرورت

مکرم رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

(قسط نمبر ۳)

خلافت پھولوں کی سیج نہیں تھی جس کو صدیق اکبر نے اختیار کیا تھا۔ بلکہ وہ کانٹوں کا بستر تھا جس پر حضرت ابوبکرؓ کو مجبوراً لیٹنا پڑا۔ آپ نے اس نہایت ہی صعب اور سخت وقت میں پہاڑ جیسے استقلال و صبر اور محیر العقول بہادری سے کام لیکر ایک طرف مرتدین کا نہایت کامیاب مقابلہ کیا تو دوسری طرف وہ لشکر جو حضور انور کی علالت کے باعث رہ گیا تھا اسے دوبارہ بھیجا اور وہ لشکر چالیس دن بعد مظفر و منصور واپس لوٹا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد جو خطبہ مسجد نبوی میں ارشاد فرمایا وہ یہ تھا۔

"لوگو! مجھے خلافت کی خواہش نہ تھی۔ مگر اب جبکہ تم نے مجھے اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ تو تمہیں میری اطاعت کرنی پڑے گی۔ مجھ سے یہ توقع تو فضول ہے کہ میں وہی کام کر سکوں گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ دم بدم ان پر تازہ وحی نازل ہوتی رہتی تھی میں ایک معمولی انسان ہوں اور تم میں سے کسی سے بہتر نہیں تاہم میں انتہائی کوشش کروں گا کہ تم پر عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کر سکوں اگر مجھے سیدھی راہ پر دیکھو تو میری اطاعت کرو۔ لیکن اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے درست کرو۔ یاد رکھو تم میں سے سب سے کمزور انسان میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اس کا حق ظالم سے نہ لوں گا اور تم میں سے طاقتور شخص میرے نزدیک ضعیف ہے۔ جب تک میں مظلوم کو اس کے پنجے سے نہ چھڑا لوں۔"
(تاریخ اسلام سید امیر علی معہ ترجمہ ص۴۱)

تاریخ خلفاء ص۶۲ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا

واللہ ما کنت حریصاً علی الامارۃ یوما و لا لیلۃ قط و لا کنت راغباً فیھا و لا سألتھا اللہ فی سرّ و لا علانیۃ و لکن اشفقت من الفتنۃ و ما لی فی الامارۃ من راحۃ لقد قلّدت امراً عظیماً ما لی بہ من طاقۃ و لا ید الا بتقویۃ اللہ تعالیٰ۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے امارت اور خلافت کی کبھی بھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ میں نے اس عہدہ کو قبول کیا ہے۔ مجھے اس خلافت کے قبول کرنے میں کوئی راحت محسوس نہیں ہوئی بلکہ میرے سپرد ایسا کام کر دیا گیا ہے کہ میں اسے محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی سرانجام دے سکوں گا۔

۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء کو حضرت ابوبکرؓ فوت ہوئے۔ فوت ہونے سے پہلے آپ نے جو عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ وہ یہ تھا کہ آپ اپنے بعد حضرت عمر فاروقؓ کو نامزد کر گئے۔ اس بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔

"گزشتہ اور موجودہ تمام مسلمانان عالم کا یہ فتویٰ ہے کہ حضرت صدیقؓ نے عمر فاروق کو امر خلافت سپرد کر کے دنیائے اسلام پر اتنا احسان کیا ہے کہ قیامت تک اس کی مثال نہیں ملتی۔"
(انسانیت موت کے دروازے پر ص۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے جانشین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"عمرؓ! کسی بھی مصیبت کی وجہ سے دین اسلام کی خدمت اور حکم ربانی کی تعمیل کو کل پر ملتوی نہ کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کونسی مصیبت ہو سکتی تھی۔ مگر تم نے دیکھ لیا کہ اس روز بھی مجھے جو کچھ کرنا تھا وہ کر کے رہا۔ خدا کی قسم اگر میں اس روز خدا کے حکم کی تعمیل سے ذرا بھی غافل ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ ہم پر تباہی مسلط کر دیتا۔ اور سارا مدینہ فساد کی آگ میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا۔" (انسانیت موت کے دروازے پر ص۴۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان

الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملک بعد ذالک۔
(ترمذی ابواب الفتن)

کہ میری امت میں خلافت کا دور تیس سال تک رہے گا اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق امت محمدیہ میں تیس سال تک خلافت کا نظام جاری رہا۔ وہ ایک ہاتھ پر جمع رہے۔ اور ان میں باہمی الفت و محبت اور اتحاد قائم رہا۔ خلافت نے ان کو حضور کا مشن یاد دلائے رکھا۔

اور خلافت کے نظام کے ذریعہ اسلام بیرونی ملکوں میں پھیلا۔ اور قیصر و کسریٰ کی حکومتیں اسلام کے جھنڈے تلے آگئیں۔ اور اسلام کا جھنڈا بڑی آب و تاب سے لہرانے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہی دین کو تمکنت بخشی۔ نظام خلافت کے ذریعہ ہی وہ دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے۔ اور ایک سیسہ پلائی دیوار بنے رہے۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی ان کے عزم و استقلال کو متزلزل نہ کر سکیں۔ نظام خلافت کے ذریعہ ہی ان پر اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعام و اکرام کی بارش ہوتی رہی۔ اور دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں تھی جو ان کو نہ ملی۔ لیکن افسوس جب انہوں نے خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت کی ناقدری کی۔ تو خدا نے اس نعمت کی برکات اوپر اٹھا لیں۔

آیت استخلاف میں مذکور وعدے اور آنحضور علیہ السلام کے فرمان

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ... ثم تکون الخلافۃ علی منھاج النبوۃ ... ما شاء اللہ ... ثم تکون ملکاً عاضاً ما شاء اللہ ... ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ
(مشکوٰۃ باب الفتن)

کے مطابق اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی بنا کر بھیجا۔ آپ نے اپنی فعال زندگی میں اسلام کی جو عظیم الشان خدمت کی اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اس کا اقرار و اظہار کیا۔ آپ کا دور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور کہلاتا ہے۔ آپ نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کی بشارت دی۔ اور اس بات کو سمجھانے اور ذہن نشین کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی اور فرمایا۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"
(شہادت القرآن ص۵۷)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا وصال ہوا تو ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو تمام حاضر الوقت جماعت نے متفقہ طور پر حضرت حکیم حافظ مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

پہلا خلیفہ منتخب کر کے ان کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اور اس طرح سے حضرت اقدس کا وہ الہام پورا ہوا کہ

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق)

(بدر جلد ۶ ص ۱۵ و الحکم جلد ۱۱ ص ۲۶ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء)

پہلی بیعت کا نظارہ بھی اپنے اندر عجیب کیفیت لئے ہوئے تھا۔ صحابۂ مسیح موعودؑ کے دل آپ کی وفات کے صدمہ کی وجہ سے چور چور ہو رہے تھے۔ اور کوئی دوا ان کے زخمی اور مجروح دلوں پر مرہم کا کام نہیں دے سکتی تھی۔ بجز اس کے کہ وہ پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو کر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھ سکیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے نے اس حقیقت کا نقشہ یوں کھینچا۔

"جماعت کے لئے یہ فوری دھکہ ایک بڑے زلزلہ سے کم نہیں تھا۔ ... اس خبر نے جماعت کو گویا غم سے دیوانہ کر دیا۔ دنیا ان کی نظر میں اندھیر ہو گئی۔ ہر دل غم سے پھٹا جاتا تھا۔ اور ہر آنکھ اپنے محبوب کی جدائی میں اشکبار تھی۔ اور ہر سینہ سوزش ہجر سے جل رہا تھا۔ ... اکثر ایسے تھے کہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔"

(سلسلہ احمدیہ ص ۱۸۵ و ۱۸۶)

یہ تو اندرونی حالت تھی بیرونی کیفیت یہ تھی۔ کہ ہر طرف مخالفت زوروں پر تھی۔ اور لوگ برملا اس کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ یہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے (نعوذ باللہ) نابود ہو جائے گی اور اس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے وعدہ استخلاف کہ "میں خلیفہ بناؤں گا۔" کے مطابق جماعت کو حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور خوف کی حالت امن میں بدل گئی۔ آپ کی خلافت کا اعلان سلسلہ کے جریدہ بدر نے ان الفاظ میں کیا:۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والامناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب نور الدین سلمہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہو گی۔ اس لئے میں کوشش کر رہا تھا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجے تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی ہیں۔ اول میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے میرا بیٹا بھی ہے۔ اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات بھی ہیں۔"

(رسالہ حقیقت اختلاف ص ۶۹ ماخذ از فرقان مارچ ۱۹۴۲ء)

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور وہ وصیت جو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو دی اور ان سے تین بار پڑھوائی جسے انہوں نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء عصر کی نماز کے بعد دو ہزار کے مجمع میں یہ وصیت سنائی تھی۔

"میرا جانشین متقی ہو ہر دلعزیز ہو عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحب کے نئے اور پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی و درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی یہ وصیت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بارے میں تھی۔ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں آپ کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ ... میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکونگا۔ ... تم نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ تو سنو اس ذمہ واری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان ہوں۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہونگی میں خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتا ہوں۔ کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

۷، ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو جو سوموار کی رات تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا وصال ہوا اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب عمل میں آیا۔ انتخاب کے معاً بعد پہلی بیعت مسجد مبارک میں ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت کا نظام ہم میں جاری ہے اور یہی خوشی ہے کہ ہم خلافت کی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل ہے کہ ہمارا مرکز ایک ہے مقصد ایک ہے۔ مسلک ایک ہے منزل ایک ہے نظام ایک ہے اور امام ایک ہے۔ نظامِ خلافت کے تحت کاروانِ اسلام آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور دنیا آہستہ آہستہ حلقہ بگوش اسلام ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد ہمیں دکھلائے کہ نظام خلافت کے تحت غلبۂ اسلام کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

اے اللہ تو ہمیں نظام خلافت سے وابستہ رکھ اور خلیفہ کا صحیح مقام ہمارے دل میں بٹھا۔ تا یہ بات ہر وقت ہمارے سامنے رہے کہ خلیفہ رسول کا جانشین ہوتا ہے۔ اس کا منصب روحانی ہوتا ہے اور اور وہ مومنوں کا امیر ہوتا ہے اور مومنوں کے لئے ڈھال ہوتا ہے۔ وہ خدا کے وعدوں کو پانے والا۔ اور ان کا مصداق ہوتا ہے۔ اس کی دعائیں سب سے زیادہ سنی جاتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا خاص مقرب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اس کا مومنوں میں خاص مقام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے دین کو تمکنت بخشتا ہے۔ اور غلبہ اسلام کے وعدے پورے کرتا ہے۔ خلیفہ کا وجود بابرکت وجود ہوتا ہے۔ اے اللہ تو ہمارے خلیفہ کی عمر دراز کر آمین ثم آمین

معاونِ خصوصی بننے کے لئے قابلِ رشک تیاری

جب سے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم تر کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ٹارگٹ پندرہ لاکھ کا ارشاد فرمایا ہے۔ مخلصین جماعت اس کی تعمیل میں بڑے قابل قدر نمونے پیش کر رہے ہیں۔ ان میں معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہونے کا خاص رجحان پایا جاتا ہے۔ جن کو استطاعت ہے وہ میدان میں آ رہے ہیں۔ اور جن کو استطاعت نہیں وہ اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اور کوشاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس قدر مال دے کہ وہ تحریک جدید کے معاونین خصوصی کے طور پر کم از کم ایک ہزار روپیہ اپنے امام کے حضور پیش کر سکیں۔ چنانچہ حال ہی میں ضلع شیخوپورہ کے ایک مخلص دوست نے اڑھائی ایکڑ کا باغ لگانے کا اس نیت سے اہتمام سے کیا ہے کہ اس کی آمد سے وہ معیار خصوصی کا چندہ پیش کر سکیں۔ ان کی یہ تیاری اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اس ضمن میں واقعی نیک نیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح دیگر مخلصین جو ابھی استطاعت نہیں رکھتے۔ اگر اپنی استطاعت بڑھانے کے لئے کوئی نہ کوئی تیاری کا مظاہرہ کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو خیر و برکت اور کامیابی سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے محبوب امام کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کے حصول کے شرف سے مشرف فرمائے۔ تا جلد از جلد اسلام کا بول بالا ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۳ سال پہلے ——— ۴ر جولائی ۱۹۳۶ء

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی یورپ سے پہلی بار واپسی

”تمہارا کام یہ ہے کہ تم اسلام کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کیلئے سامان جمع کرو“ (المصلح الموعودؓ)

آج سے ۴۳ سال پہلے ۴ر جولائی ۱۹۳۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر اور مسیح موعود علیہ السلام کے نافلۂ موعود حضرت مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) بغرض تعلیم انگلستان میں دو سال قیام کرنے کے بعد پہلی مرتبہ وطن واپس تشریف لائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمدؓ اس روز صبح سویرے ہی بذریعہ موٹر امرتسر تشریف لے گئے اور امرتسر سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا اور اسی گاڑی سے قادیان پہنچے جہاں مقامی جماعت کی طرف سے پرخلوص استقبال کیا گیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہار پہنائے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ڈھائی ماہ قادیان رہے اور اس کے بعد سلسلہ تعلیم مکمل کرنے کے لئے ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۶ء کو واپس ولایت روانہ ہو گئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کا یہ سفر انگلستان خالصتاً خدمتِ دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے تھا۔ آپ کی روانگی ۶ر ستمبر ۱۹۳۴ء کو قادیان سے ہوئی تھی۔ اس موقع پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے پیارے بیٹے کو تیس صفحات پر مشتمل تفصیلی نصائح فرمائی تھیں جن میں حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:-

”میں تم کو انگلستان بھجوا رہا ہوں۔ اس غرض سے جس غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو فتح مکہ سے پہلے مکہ بھجوایا کرتے تھے۔ اس لئے بھجوا رہا ہوں کہ تم مغرب کے نقطۂ نگاہ کو سمجھو۔ تم اس زہر کی گہرائی کو معلوم کرو جو انسان کے روحانی جسم کو ہلاک کر رہا ہے۔ تم ان ہتھیاروں سے واقف اور آگاہ ہو جاؤ جن کو دجال اسلام کے خلاف کر رہا ہے غرض تمہارا کام یہ ہے کہ تم اسلام کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کے لئے سامان جمع کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ وہاں سے تم کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ وہاں کی ہر چیز آسانی سے یہاں مل سکتی ہے۔ تم کو میں اس لئے وہاں بھجوا رہا ہوں کہ تم وہاں کے لوگوں کو کچھ سکھاؤ۔ اگر تم کوئی اچھی بات ان میں دیکھو وہ تم کو مرعوب نہ کرے کیونکہ اگر وہ مسلمانوں میں موجود نہیں تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ وہ اسلام میں موجود نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسے بھلا دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا۔ آپ کے اس قول میں (فداہ نفسی و روحی) اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام کے باہر کوئی شے اچھی نہیں بلکہ بری ہو گی یا پھر اگر وہ اچھی چیز ہو گی تو وہ ضرور قرآن کریم سے ہی لی ہوئی ہو گی اور مومن ہی کی گم شدہ متاع ہو گی۔ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس کا ایک زندہ ثبوت ہوں۔ میں گواہ ہوں راستبازوں کے بادشاہ کی بات کی صداقت کا۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم یورپ سے مرعوب ہو۔ خدا تعالیٰ نے جو ہمیں خزانہ دیا ہے وہ یورپ کے پاس نہیں اور جو ہمیں طاقت دی ہے وہ اسے حاصل نہیں۔ تم ایک اسلام کے سپاہی کی طرح جاؤ اور وہ سب کچھ اکٹھا کرو جو اسلام کی خدمت کے لئے مفید ہو اور اس سب کچھ کو لغو سمجھ کر چھوڑ دو جو اسلام کے خلاف ہے کیونکہ وہ ہرگز کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ تم اسے زہر سمجھ کر اس کی شدت کا مطالعہ کرو لیکن اسے کھاؤ نہیں کہ زہر کھانے والا انسان اپنے آپ کو خود ہلاک کرتا ہے اور لوگوں کی ہنسی اور تمسخر کا مستحق ہوتا ہے۔“

> ”اسلام سے باہر کوئی شے اچھی نہیں بلکہ بری ہو گی“ (المصلح الموعودؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تمام علوم کے سرچشمے یعنی قرآن کریم کے متعلق فرمایا کہ:-

”سب علم قرآن کریم میں ہی ہے اور اس کی کنجی محبتِ الٰہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے، اسے قرآن کا علم دیا جاتا ہے..... پس میں تم کو انگلستان کسی علم کے سیکھنے کے لئے نہیں بھجوا رہا کہ جو کچھ علم کہلانے کا مستحق ہے وہ قرآن کریم میں موجود ہے اور جو قرآن میں نہیں وہ علم جہالت ہے۔ میں مبالغہ سے کام نہیں لے رہا۔ میں کلام کو چست فقرات سے مزین نہیں کر رہا بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ یہ ایک مشاہدہ ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی قسم اٹھانے کو تیار ہوں۔ میرے کلام میں نقص کا احتمال تو ہو سکتا ہے لیکن مبالغہ کا نہیں۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا اَقُوْلُ شَهِيْدٌ“

(الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۴ء)

> ”کوئی ایسی قوم جو اپنی تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی“ (المصلح الموعودؓ)

آخر میں حضورؓ نے اپنی نصائح کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرمایا:-

”پھر سب نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بنو خدا کے ... ہم سب فانی ہیں اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی کو اسی کے لئے کر دو۔ ہر سانس اسی کے لئے ہو۔ وہی مقصود ہو، وہی مطلوب ہو، وہی محبوب ہو۔ جب تک اس کا نام دنیا میں روشن نہ ہو تم کو آرام نہ آئے۔ تم چین سے نہ بیٹھو۔“

۶ر ستمبر ۱۹۳۴ء کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خود اسٹیشن پر جا کر اپنے لختِ جگر کو رخصت کیا۔ ان کے علاوہ حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ قادیان کے دکانداروں نے اس تقریب الوداع میں شامل ہونے کے لئے اپنی دکانیں بند کر دی تھیں۔ قادیان کا ہر چھوٹا بڑا بے تابانہ ریلوے اسٹیشن کی طرف چلا جا رہا تھا۔ تیز دھوپ کے باوجود ایک بڑا ہجوم سٹیشن پر جمع ہو گیا تھا۔ گاڑی روانہ ہونے سے پندرہ منٹ پہلے حضور ایدہ اللہ نے لمبی دعا فرمائی اور اپنے فرزندِ دلبند کو سینے سے لگا کر معانقہ فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ امرتسر جا کر صاحبزادہ صاحب بذریعہ فرنٹیئر میل عازم بمبئی ہوئے آدھی رات کے وقت گاڑی لدھیانہ اسٹیشن پہنچی جہاں پر حضرت صاحبزادہ صاحب کی پھوپھی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ الوداع کہنے کے لئے موجود تھیں۔ اس موقع پر حضرت سیدہ موصوفہؓ نے ایک اہم دعائیہ نظم لکھ کر عنایت فرمائی۔ اس پاکیزہ نظم کے اشعار یہ ہیں:-

جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان۔ خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو عبادات اور دعاؤں کا جو ایک خاص پروگرام دیا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا اللہ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم روحانی منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی اس روحانی پروگرام پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نتیجہ امتحان خدام واطفال کوئٹہ

ماہ جون کے آخری عشرہ میں خاکسار جب کوئٹہ پہنچا تو خدام اور اطفال کی معلومات بابت تحریک جدید کا امتحان لیا گیا۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

خدام:۔ بائیس خدام میں سے انیس کامیاب ہوئے۔ اوّل عزیزم شاکر حسین اور دوئم عزیزم عبد الشکور خان قرار پائے۔ حوصلہ افزائی کا انعام عزیز سلیم الحق خان کے حصہ میں آیا۔

اطفال:۔ بیس اطفال میں سے اٹھارہ کامیاب ہوئے۔ عزیز صداقت احمد اوّل اور عزیز فضل احمد دوئم قرار پائے۔ حوصلہ افزائی کا انعام عزیز سلمان الحق خان کے حصہ میں آیا۔

اللہ تعالیٰ سب کو کامیابی اور انعامات مبارک فرمائے۔ آمین۔ انعامات کے حصول کے لئے مکرم قائد صاحب اور دفتر ہذا سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

حل شدہ پرچہ جات

خدام کے مرکزی امتحانات ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے فوراً مرکز میں ارسال فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

والی بنو امصار علوم دو جہاں کے
اے "یوسف کنعاں" خدا حافظ و ناصر
ہر علم سے حاصل کرو عرفانِ الٰہی
بڑھتا رہے ایمان خدا حافظ و ناصر
پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خدا حافظ و ناصر

ہر بحر کے غواص بنو لیک بہ ایں شرط
بھیگے نہیں داماں خدا حافظ و ناصر
سر پاک ہو اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سبحان خدا حافظ و ناصر
محبوب حقیقی کی امانت سے خبردار
اے حافظ قرآن خدا حافظ و ناصر

(مرتّب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

امراء اضلاع۔ صدران، مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ اگست ~~بروز منگل~~ ۴ ستمبر ۱۹۷۹ء بوقت آٹھ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں لیکن میٹرک تھرڈ ڈویژن اور ۱۷ سال سے زائد عمر کے امیدوار کی دیگر صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے داخلہ کے لئے خصوصی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیے اور درخواست میں امیدوار کی عمر، تعلیم، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔

امید ہے کہ آپ اپنی جماعت کے ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے اور مخلص نوجوانوں اور ان کے والدین کو اس کے لئے تحریک فرمائیں گے اور اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے، اس سے خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم مطیع اللہ کو پنڈلی پر اچانک درانتی لگ جانے سے زخم آ گیا ہے۔ عزیزم کو گورنمنٹ سول ہسپتال چک نمبر ۳۶/۲ ضلع سرگودھا میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ ٹانکے لگ چکے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (رحمت اللہ چوہدری نگران حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا)

۲۔ جماعت احمدیہ بہاولپور کی ایک مخلص بہن زاہدہ جبین صاحبہ جنہوں نے پہلی سروس حاصل کرنے پر اپنی تنخواہ کا ایک بڑا حصہ چندہ میں ادا فرما دیا، عرصہ دو ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۔ مکرم مرزا محمد ارشد بیگ صاحب زعیم انصار اللہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری وسیکرٹری مال بہاولپور)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ قائدین اضلاع اور قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ اس اجتماع میں سو فیصد نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کمال ضبط کا ایک واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفرِ لاہور ۱۸۹۲ء کے دوران آپ لوگوں کی کثرت سے آمد و رفت دیکھ کر منشی میراں بخش صاحب کی کوٹھی سے محبوب رائیوں کی ایک وسیع اور فراخ کوٹھی میں منتقل ہو گئے۔ گو حضور کے قیامِ لاہور کے دوران میں لوگوں نے مخالفت کی لیکن یہ مخالفت عام نوعیت کی تھی۔ اِسی دوران میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے حضرت اقدس کی بُردباری اور تحمل کا پورا نقشہ پیش کر دیا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب حیاتِ احمد جلد سوم صفحہ ۲۱۰ پر لکھتے ہیں:-

"حضرت مجلس میں تشریف فرما تھے اور منشی شمس الدین صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری کو آپؑ نے "آسمانی فیصلہ" دیا کہ اسے پڑھ کر حاضرین کو سنائیں۔ اس وقت کا پورا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اس مجلس میں بابو موزمدار جو برہمو سماج کے ان دنوں منسٹر تھے اور انگریزی آفس میں بڑے آفیسر تھے اور اپنی نیکی اور خوش اخلاقی کے لئے معروف تھے۔ سوشل کاموں میں آگے آگے رہتے وہ اس جلسہ میں موجود تھے۔ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا تھا آیا۔ اس نے اپنے غیض و غضب کا اظہار نہایت ناسزوار الفاظ اور گالیوں کی صورت میں کیا۔ حضرت اپنی پگڑی کا شملہ مُنہ پر رکھے سُنتے رہے اور بالکل خاموش تھے۔ آپ کے چہرہ پر کسی قسم کی کوئی علامت نفرت یا غصہ کی ظاہر نہیں ہوئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ کچھ سُنتے ہی نہیں۔ آخر وہ تھک کر آپ ہی خاموش ہو گیا اور چلتا بنا۔ حاضرین میں سے اکثر کو غصہ آتا تھا مگر کسی کو یہ جرأت حضرت کے ادب کی وجہ سے نہ تھی کہ اسے روکتا۔ جب وہ چلا گیا تو بابو موزمدار نے کہا "ہم نے مسیح کی بُردباری کے متعلق بہت کچھ پڑھا ہے اور سُنا ہے مگر یہ کمال تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے اِس سلسلہ میں بہت کچھ کہا اور چونکہ ان کے دفتر میں ہماری جماعت کے اکثر احباب تھے اور وہ ان سب کا احترام کرتے تھے اور حضرت منشی نبی بخش صاحبؓ پر تو ان کی خاص نظرِ عنایت تھی۔ وہ اکثر اس واقعہ کو بیان کرتے اور حضرتؑ کے کمال ضبط کی تعریف کرتے"۔

بدین میں یوم والدین

۲۵ جون کو نماز مغرب کے بعد جلسہ زیرِ صدارت مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب اوورسیئر بیراج کالونی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین شروع ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ تنویر احمد نے کی۔ بعدہ ذبیح اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ پہلی تقریر اسلام الحق صاحب نے کی اس کے بعد مندرجہ ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم الیاس احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدین۔ مکرم ملک سعید احمد صاحب نے تربیتِ اولاد پر بہت اچھی تقریر کی جو بڑی دلچسپی سے سُنی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے تربیتِ اولاد اور والدین کی ذمہ داریوں کے موضوع پر کچھ کہا۔

آخر میں مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ یہ اجلاس جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(شریف احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مسجد احمدیہ بدین ضلع بدین)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

کوئٹہ میں تحریکِ جدید کے زیرِ اہتمام

سلائیڈز دکھانے کی تقریب کے بابرکت نتائج

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ جون ۱۹۷۹ء کو علی الترتیب حلقہ مسجد، حلقہ چھاؤنی اور حلقہ گوالمنڈی کوئٹہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام سے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ افریقہ، امریکہ، کینیڈا اور لندن کانفرنس ۱۹۷۸ء سے متعلق سلائیڈز دکھائیں۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے بڑے دلکش انداز میں جماعت کی تاریخ، نصب العین اور تبلیغ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تقریباً ساڑھے تین سو کے قریب بھائیوں، بہنوں اور بچوں نے سلائیڈز دیکھیں۔ یہ پروگرام نہایت ہی کامیاب رہا۔

چوہدری صاحب موصوف نے ۲۲ جون کو خطبہ جمعہ میں دوستوں کو تحریکِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی استطاعت کے مطابق اِس تحریک میں شامل ہوں۔ جمعہ کی نماز کے معاً بعد محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ و بلوچستان نے دوستوں سے اپیل کی کہ وہ اِسی وقت مکرم وکیل المال صاحب کی موجودگی میں اپنے اپنے وعدہ میں اضافہ لکھوائیں جس پر جماعتِ کوئٹہ کے بھائیوں اور بہنوں نے نہایت ہی جوش و خروش سے وعدے لکھوائے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے دَورہ کے اختتام تک وعدہ جات تحریکِ جدید کوئٹہ میں چودہ ہزار پانچ سو چوہتر روپے پچھتر پیسے کا اضافہ ہوا۔ اور معاونینِ خصوصی بننے کا ۱۹ دوستوں کو شرف حاصل ہوا اِس طرح کوئٹہ کی جماعت کے معاونینِ خصوصی کی تعداد ۴۶ ہو گئی اور کل وعدہ تحریک جدید ۵۶۹۱۰ روپے ۵۰ پیسے ہو گیا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کے اموال اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔ آمین

(بدر الزمان زاہد سیکرٹری تحریکِ جدید جماعتِ احمدیہ کوئٹہ)

ضروری اعلان

ملک کے دیگر اخبارات کی طرح الفضل میں بھی مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اِس سلسلہ میں تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی پلاٹ یا مکان وغیرہ سے متعلق سودا کرتے وقت اپنی ہر طرح سے قانونی تسلی کر لیا کریں۔ صرف اِس بات پر ہی انحصار نہ کیا کریں کہ الفضل میں اشتہار چھپا ہوا ہے تاکہ بعد میں کسی قسم کی کوئی قباحت پیدا نہ ہو۔

(مینجر الفضل ربوہ)

احباب سے ضروری گذارش

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے ڈاک کے اخراجات میں اضافہ ہو چکا ہے اِس لئے جملہ احباب اپنے خطوط پر کارڈ کی صورت میں ۲۰ بیس پیسے اور لفافے کی صورت میں چالیس پیسے کے ٹکٹ لگایا کریں ورنہ ان کی چٹھیاں بیرنگ ہو جائیں گی اور بیرنگ چٹھیاں وصول کرنے سے دفتر ہذا کو معذور تصور کیا جائے۔ دوسرے مرکزی اداروں کو چٹھیاں بھجواتے وقت بھی ڈاک کے موجودہ نئے نرخوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

(خاکسار مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

*سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشّان رہائشی منصوبہ

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

محلِّ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ ملحقہ آبادی

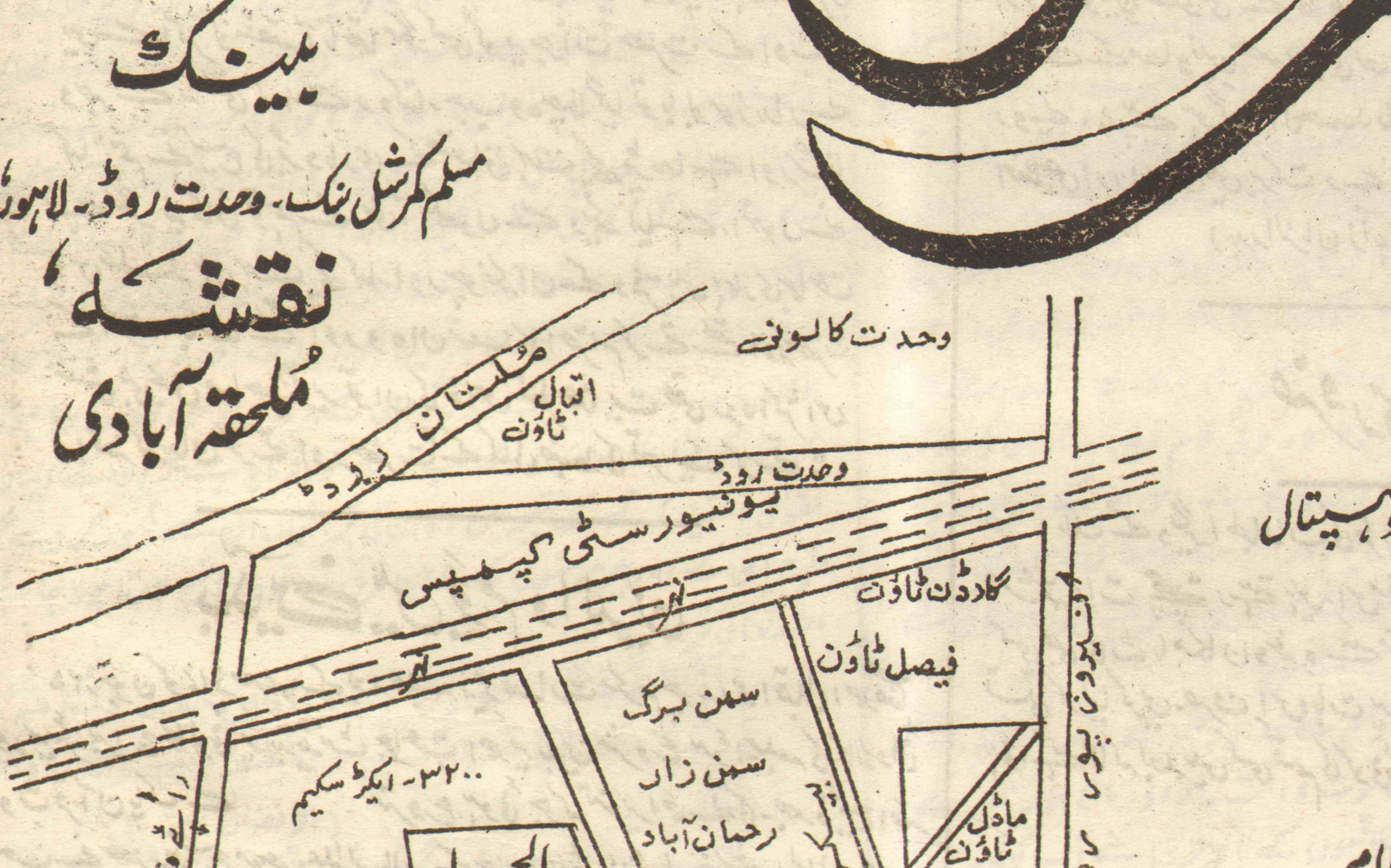

خصوصیّات

- ★ جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- ★ تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- ★ سرسبز و شاداب علاقہ
- ★ تفریح کے لئے پارک
- ★ وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- ★ بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- ★ مسجد ★ مہذب ماحول ★ کشادہ سڑکیں
- ★ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مُفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر — ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات — فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور